السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رفع الیدین کے ثبوت پر قولی حدیث پیش کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحدیث دلیل وحجت ہے، خواہ قولی ہو، خواہ فعلی وعملی، خواہ تصویبی وتقریری۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (الاعراف:۱۵۸)

''اوراس کی اتباع کرو، اُمید ہے کہ تم ہدایت پالوگے۔''

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا (الاحزاب:۲۱)

''تمہارے لیے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بہترین نمونہ ہیں، جو بھی اللہ اوریوم آخرت کی امید رکھتا ہواور اللہ کو بکثرت یاد کرتا ہو۔''

اصول فقہ حنفی کی تمام کتب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فعلی وعملی سنت وحدیث کو بھی حجت ودلیل قرار دیا گیا ہے، پھر فقہ حنفی کی تمام کتب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فعلی وعملی احادیث کو بھی احکام ومسائل کے حجج ودلائل میں پیش کیا جاتا ہے، تو آپ کے سوال میں ''قولی حدیث'' پیش کرنے کا مطالبہ چہ معنی دارد؟ آیا سائل کے نزدیک فعلی وعملی اور تصویبی وتقریری سنت وحدیث دلیل نہیں؟
پھر حنفی لوگ وتروں کی تیسری رکعت میں ''رفع الیدین'' کرتے ہیں، آیا انہیں اس رفع الیدین کی کوئی قولی صحیح حدیث مل گئی ہے؟ نہیں تو اس کو بھی چھوڑ دیں۔ کیونکہ رکوع والے رفع الیدین میں فعلی وعملی احادیث وسنن موجود ہونے کے باوجود وہ یہ رفع الیدین نہیں کررہے کہ انہیں اس بارہ میں قولی حدیث وسنت نہیں ملی۔ لہٰذا وتروں کی تیسری رکعت والا رفع الیدین بھی چھوڑ دیں۔ کیونکہ اس بارہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ قولی حدیث ہے، نہ فعلی وعملی اور نہ ہی تصویبی وتقریری۔ اس سلسلہ میں جو روایات پیش کی جاتی ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پایۂ ثبوت تک نہیں پہنچتیں۔ غور فرمائیں رکوع والا رفع الیدین نہ کرنا اور وتروں کی تیسری رکعت والا رفع الیدین کرنا۔ جبکہ صورتِ حال مذکورہ بالا ہو۔ آیا عدل اور انصاف ہے؟

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1

محدث فتویٰ